114

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

رجسٹرڈ ایل نمبر

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائے گی

تاریخہائے اشاعت ۷ و ۱۴ و ۲۱ و ۲۸

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

نمبر ۲۱ | قادیان دارالامان ۸ جون ۱۹۰۹ء مطابق ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۷ھ | جلد ۱۳

ترجمۃ القرآن

اے بے خبر بخدمتِ قرآں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانے کے لئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے۔ کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شائع ہو جاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے۔ اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خواں بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے ہیں [illegible] قرآن مجید کی عظمت [illegible] [illegible]

تفسیر سورۃ بقرہ مکمل تین روپیہ چار آنے

تصوّف کا خزانہ معرفت اور حقایق کا گنجینہ

مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل

حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھبیس سال پیشتر کے عجیب و غریب مکتوبات کا مجموعہ جو نہایت محنت اور کوشش سے جمع کر کے چھاپے گئے ہیں۔ یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسائل تصوف کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرۃ کے آئینہ ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی ان کو پڑھے اور گرویدہ نہ ہو جائے۔ یہ مجموعہ آپ [illegible] [illegible] دوسری جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات [illegible] [illegible]

تمام درخواستیں یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم کے نام آنی چاہئیں

[illegible] قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب [illegible] کے اہتمام سے چھپا

انجمن احمدیہ فیروز پور کا جلسہ

آخر کار انجمن احمدیہ فیروز پور کا جلسہ ۲۹ - ۳۰ مئی ۱۹۰۹ء کو ہو گیا اور الحمد للہ تبلیغی پہلو کے لحاظ سے پوری کامیابی کے ساتھ ہوا۔

احمدی انجمنوں کے جلسوں کا سوال صدر انجمن احمدیہ کے سامنے ہے اور اسکے مختلف پہلوؤں پر مجھے یقین ہے کہ کافی غور کیا جاوے اسلیئے میں اس بحث سے الگ رہ کر انجمن فیروز پور کے سالانہ جلسہ کے اجمالی حالات لکھنا چاہتا ہوں۔

انجمن مذکور کے جلسہ کے متعلق کئی مرتبہ انعقاد اور التوا کی تجویزیں انجمن احمدیہ فیروز پور کے سرگرم ممبروں کو تشویش میں ڈال رہی تھیں خصوصاً آخری وقت جو اطلاع شائع ہوئی وہ سخت پریشان کرنے والی تھی۔

اس آخری اعلان کی اشاعت کا ذمہ وار ایڈیٹر الحکم کو قرار دیکر اسے ہدف ملامت بنایا گیا۔ مگر ایڈیٹر اخبار واضع الفاظ میں ایڈیٹر الحکم کی قسمت میں یہ بنا علیہ ہے اسکو اسلیئے رنج کرنیکا کوئی موقعہ نہیں مگر اتنا کہنے سے میں نہیں رک سکتا اسلیئے کہ غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے کہ اس قسم کی اطلاعیں ایڈیٹران اخبار خود وضع نہیں کرتے بلکہ وہ سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کے دفتر سے انہیں دیجاتی ہیں اسلیئے اگر التوا کے اعلان کا کوئی شخص ذمہ وار ہو سکتا ہے تو سکرٹری صاحب بھی ہو سکتے ہیں اور میرے اپنے فہم اور یقین میں وہ بھی ذمہ وار نہیں۔ بلکہ اسکے لیئے خود فیروز پور کی انجمن ہے جسکے اپنے حالات کیساتھ ساتھ سکرٹری صاحب کو چلنا پڑا۔

مینے التوا کی آخری اطلاع میں یہ لکھا تھا کہ اس بازیچہ اطفال کا ذمہ دار کون؟ ممکن ہے ان الفاظ میں کوئی غیر معمولی مرارت ہو مگر اس سے میری غرض اور مراد کسی قسم کی تحقیر ہرگز نہیں بلکہ میرا منشا جلسوں کے انعقاد میں فیصلہ ناطق کے پہلو کو مد نظر رکھنا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ اسے برے معنوں میں لیا گیا اور اسکا جواب ایڈیٹر الحکم کی کمزوریوں کے بیان سے دیا گیا میں اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کے اعتراف کے لیئے وسیع سینہ رکھتا ہوں اور میں اپنی کمزوریوں کے اعتراف میں اپنی عزت اور فخر سمجھتا ہوں لیکن میں اس امر کو سخت قابل اعتراض سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص کسی اصلاح طلب بات کو پیش کرے تو اس کی نیت پر حملہ کرکے اسے برے معنوں میں لیا جاوے اور اپنی غلطی یا کمزوری کی اصلاح کے پہلو کو چھوڑ کر کہنے والے کی تقصیر اور کمزوریوں کی آڑ میں پناہ لیجاوے اگر اصلاح کا یہ پہلو مبارک ہو سکتا ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد مگر میری سمجھ میں یہ راہ ترکستان ہے کیا یہ کہدینا کہ الحکم وقت پر نہیں نکلتا اسکے سائز میں آئے دن تبدیلی ہوتی رہتی ہے اس بات کا جواب ہو سکتا ہے کہ بار بار ایک جلسہ کے التوا اور انعقاد کا اعلان غیر مناسب ہے الحکم کی یہ حرکات نہایت نا مناسب اسکے اپنے فرض منصبی کے خلاف۔ معاملات دنیا کے خلاف اور جس بات کے چاہو خلاف کہو میں تسلیم کرتا ہوں اور میں خود اس کمزوری اور غلطی کا اعتراف کرتا ہوں۔ مگر

کیا الحکم نے جو کچھ کہا وہ بھی غلط ہے

میں ہرگز اس بحث کو یہاں جگہ دینے کے لیئے تیار نہ تھا مگر اخبار کی غرض غلطیوں کی اصلاح اور مفید مشوروں کا دینا ہے اور مومن حکمت کو اپنی گم گشتہ متاع یقین کرتا ہے اسے جہاں سے ملے لے لو الحکم نے تیرہ سال کے اندر اپنی قوم کو کبھی ایسا مشورہ دینے کی کوشش نہیں کی جو کسی پہلو سے قوم کے لیئے غیر مفید ہو اور نہ الحکم ضمیر فروشی اور غداری کے ناپاک الزام کے نیچے آ سکتا ہے (بحمد اللہ) ہاں وہ بے لاگ رائے قومی معاملات میں آزادی سے دینے میں کبھی رکتا نہیں اور یہی وجہ ہے کہ بار بار ایک جلسے کے اعلان اور التوا کو اس نے بازیچہ اطفال لکھدیا۔ اور شاید ایسا کہنے میں ایڈیٹر الحکم تنہا نہ ہو بلکہ کسی اور نے بھی کہا ہو۔

مگر میرے دوستو! بازیچہ اطفال کے کہنے پر برا کیوں منایا گیا بازیچہ اطفال دنیا میں آخر اکثر عجیب و غریب کرشموں کے موجب ہوئے ہیں۔ دنیا کی بڑی بڑی ایجادیں پہلے بازیچہ اطفال ہی تھیں۔

اور ہم جانتے ہیں کہ بچوں کے کھیل سے بسا اوقات کیسے کیسے عمدہ نتیجے پیدا ہو جاتے ہیں اسی کے ماتحت ہماری انجمن فیروز پور کا جلسہ بھی ہے اسکے بار بار التوا اور انعقاد کے اعلان فی الحقیقت ہم سب کے لیئے حیرت اور تعجب کا موجب ہوتے تھے مگر آخر کار ہر چہ آید درست آید کے موافق یہ جلسہ کامیابی سے ہوا جسکے لیئے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے چونکہ مختلف مقامات پر جلسوں کی تجویزیں ہیں اسلیئے میری سمجھ میں اس بات کا لکھدینا کچھ بھی نامناسب نہیں کہ جلسہ کی تاریخیں منعقد کرنے سے پہلے تمام ضروری امور کو خوب غور کرنا چاہیئے میری اپنی سمجھ میں انجمنوں کے جلسوں کیلیئے اکتوبر نومبر فروری مارچ اپریل کے مہینے زیادہ موزوں ہیں اور اسکے بعد کوئی جلسہ نہیں ہونا چاہیئے۔

بہر حال یہ اور اس قسم کے دوسرے سوالات پر اہل الرائے لوگ خوب غور کریں گے اب میں جلسہ کے ضروری حالات دیتا ہوں۔

انتظام انجمن احمدیہ فیروز پور کے سرگرم اور نوجوان ممبروں نے جلسہ کے انتظام میں جس مستعدی اور سرگرمی کا نمونہ دکھایا وہ ان کے اخلاص اور خدمت دین کا ایک عمدہ نمونہ ہے میں دیکھتا تھا کہ سب کے سب اپنے مفوضہ امور کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف تھے فیروز پور کی انجمن میں سب کے سب احمدی باہر کے ہیں جو متعلق ملازمت وہاں رکھتے ہیں اور بعض محکمہ پولیس کے اعلیٰ عہدہ دار ہیں مگر وہ اپنی وجاہت اور عزت کے خیال کو ترک کرکے

خدمت احباب اور انتظام جلسہ میں خادمانہ حیثیت سے کام کرتے تھے جو نہایت ہی مبارک اور قابل قدر فعل ہے فی الحقیقت جب تک کسی قوم میں اخلاص اس حد تک کام نہیں کرتا اس قوم کی کامیابیوں میں شبہ اور شک کی گنجایش ہو سکتی ہے۔

فیروزپور کی انجمن نے اس حصہ میں بہت ہی عمدہ نمونہ دکھلایا ہے موسم کی حدت اور تیزی میں وہ ابتک محنت سے کام کر رہے تھے قبل از وقت جلسہ کا پروگرام جو ہمارے مہربان خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ نے تجویز کیا تھا... چھاپ کر شایع کر دیا گیا تھا۔ اور علیحدہ خطوط کے ذریعہ بھی فیروزپور اور صدر کے معزز احباب کو اطلاع دیگئی تھی جلسہ کے لیے مستری کریم بخش صاحب نے اپنے کارخانہ صحن عطا فرمایا تھا اور ایسے شامیانوں کی چھت اور دریوں کی فرش اور کرسیوں کی ترتیب سے درست کیا گیا تھا۔ جہاں مستری صاحب نے برف اور شربت کیساتھ حاضرین جلسہ کی نہایت فیاضی سے تواضع کی۔

مہمانوں کا نزول

مہمانوں کے اترنے کے لئے ایک بڑی سرائے میں انتظام کیا گیا تھا جو نہایت فراخ تھی اور اس امر کو میں شکر کے ساتھ ظاہر کرتا ہوں کہ مہمانوں کی خاطر تواضع ....
.... اور انکے آرام و آسایش کے لیے پوری سرگرمی سے حصہ لیا گیا اور کسی قسم کی کوئی تکلیف یا شکایت ہوئی میں کھانے پینے اور پیٹ کے دھندوں کے مسئلہ پر زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا بجز اسکے کہ نہایت پر تکلف دعوتیں دی گئیں۔

جو اکرام ضیف کے نیچے کسی حد تک درست ہوں مگر یہ طریق شاید ہر جگہ برتا نہیں جا سکتا اگر نہایت سادہ کھانا دیا جاتا اور باقی روپیہ کسی مفید کام پر صرف ہوتا تو مجھے سب سے زیادہ خوشی ہوتی اگرچہ وہ نوالے میرے شکم میں ہی گئے ہیں اسلئے دوسری انجمنوں کو خیال رکھنا چاہیے کہ کھانے پینے میں نہایت سادگی سے کام لیں اور ہم کو خود ہی سادگی پسند ہونا چاہیے دال روٹی سے بھی کام لیا جا سکتا ہے اور نہایت عمدہ کام لیا جا سکتا ہے۔

لیکچر گاہ

جیسا کہ میں اوپر ذکر کیا ہے کہ لیکچر ہونیکے لئے مستری کریم بخش صاحب کے کارخانہ میں جو دہلی دروازہ کے باہر ہے انتظام کیا گیا تھا اور اس میں میری سمجھ سات آٹھ سو آدمی آسکتے تھے۔ اور میں نے دیکھا تھا کہ عموماً چار پانچسو اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ حاضری تھی۔

اجلاس اول

دو دنوں میں چار اجلاس رکھے گئے تھے۔ پہلا اجلاس ۷ بجے سے ۱۰ بجے یا گیارہ بجے تک دوسرا پانچ بجے سے ساڑھے سات بجے تک۔ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۰۹ء کا پہلا اجلاس میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس کی صدارت میں ہوا۔ اور تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا افتتاح ہوا۔

اسکے بعد حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے توحید پر ایک لطیف تقریر فرمائی۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اسوقت موجود نہ تھا ورنہ میں ایسی قابل غور تقریر کو ضرور قلمبند کرتا حاضرین پر اسکا بہت عمدہ اثر پڑا اسکے بعد منشی فرزند علی صاحب نے (جو فیروزپور میں ہیڈ کلرک ہیں) ایک لیکچر تعلیم اور تجارت کے مضمون پر دیا۔ منشی فرزند علی صاحب ہر چند اس سلسلہ میں داخل نہیں ہیں مگر اسلامی کام ہونیکے ساتھ خصوصیت کے ساتھ انہیں دلچسپی ہے۔ اور انہوں نے اس جلسہ میں جس ہمدردی کیساتھ حصہ لیا ہے اس سے انکی بے لوث اور کارکن طبیعت کا پتہ لگتا ہے میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس فعل پر بیش از بیش اخلاص عطا فرماوے منشی صاحب کے والد بزرگوار سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک مخلص بزرگ ہیں جو صرح ضلع جالندھر میں رہتے ہیں اور انکا نام مولوی عمر الدین صاحب ہے۔

منشی فرزند علی صاحب نے مخلصانہ ہر قسم کی مدد کی ۳۰۔ مئی کی شام کو باہر سے آئے ہوئے احباب کو ایک دعوت بھی دی انکی تقریر کے بعد مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے کا مضمون عظمت قرآن کریم پر تھا مگر مولوی صاحب اپنی مصروفیتوں کیوجہ سے جو قادیان میں سلسلہ کے کاموں کے متعلق ہیں نہ جا سکے اس لیے خواجہ صاحب نے اس مضمون پر نہایت قابلیت سے لیکچر دیا۔ اور میں نے سنا ہے کہ لوگ نہایت ہی محظوظ ہوئے اور انہوں نے نہایت ہی پسند کیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ۵½ بجے سے کچھ بعد شروع ہوا اور جناب حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو انہوں نے سورہ فرقان کے آخری رکوع سے کی حکیم احمد حسین صاحب کی نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا لیکچر تھا جو آپ نے اس مضمون پر دیا "اسلام کیا ہے اور وہ ہمیں کیا بنانا چاہتا ہے" یہ لیکچر نہایت قابلیت اور خصوصیت کیساتھ دیا گیا مجھے اس لیکچر پر زیادہ ریمارک کرنیکی ضرورت نہیں میں اس لیکچر کو عنقریب شایع کرونگا انشاء اللہ کیونکہ میں نے اس لیکچر کو خود لکھا ہے ... حضرت صاحبزادہ صاحب کی اصلاح کے بعد اسکے شایع کرنیکی کوشش کرونگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے لیکچر کیوقت جناب خواجہ صاحب صدر جلسہ تھے خواجہ صاحب نے جو ریمارک اس لیکچر پر کیے انہیں سے دو تین فقرے میں انہیں کے الفاظ میں دیتا ہوں۔

"صاحبزادہ صاحب نے جس قابلیت کیساتھ اپنے لیکچر کو ختم کیا ہے میں اسپر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا مگر جو حقانیت انکے دل پر مرتسم ہے وہ بڑے بڑے آدمیوں میں نہیں۔ اگرچہ ہم نے کوئی کمی

نہین بنائی مگر مین اتنا کہتا ہون کہ آپنے اور پیرون کے بچے بھی دیکھے ہین میرے مرشدزادگان پیرزادہ کو بھی آپنے دیکھا ہے کہ وہ قرآن کریم پر کیسا شیدا ہے اور اسکے حقایق و معارف بیان کرنے مین کیسا قابل ہے" اس قسم کے ریمارکس کے بعد جن مین حضرت صاحبزادہ صاحب کے مضمون کی بیحد تعریف تھی خواجہ صاحب نے دوسرے اجلاس کو ختم کیا۔

۳۰۔ مئی ۱۹۱۵ء کو جو لیکچر ہونیوالے تھے انکے متعلق خواجہ صاحب کی ہدایت کے موافق سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ فیروزپور نے بڑی عجلت سے ایک چھوٹا اشتہار چھپوا کر شایع کردیا تھا جن مین خواجہ صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے لیکچرونکا خصوصیت سے ذکر کیا گیا تھا اور کچھ شک نہیں کہ یہ اعلان قبل ازوقت مفید ہوا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری کی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی اور انہون نے سورہ فتح کی چند آیات پڑھین اسکے بعد خواجہ صاحب نے صدر جلسہ کی حیثیت مین میرے عزیز اور محترم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم کو انٹروڈیوز کیا شیخ صاحب کو الحکم کے ناظرین جانتے ہیں یہ سکھہ نومسلم ہیں جو آجکل حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد عالی کے ماتحت سکھہ ازم کے متعلق تالیف کے کام مین سرگرم ہین اور جن کی دو کتابین عنقریب پبلک مین آنیوالی ہین الغرض شیخ محمد یوسف صاحب کا لیکچر سکھہ ازم اور اسلام پر تھا جن کے کچھہ حصہ کو ضیق وقت کیوجہ سے انہوں نے نہایت خوبی کیسا تھہ پڑھا انکے بعد ایڈیٹر الحکم کا لیکچر قرآن مجید کی اعجازی قوت پر تھا چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے نیازمند ایڈیٹر الحکم کو انجمنوں کے جلسوں پر جانیکے لیے خصوصیت سے حکم دیا ہے اسلیئے مینو ارادہ کیا ہے کہ ایسے تمام لیکچر جو مجھے دینے کا اتفاق ہو پہلے سے چھاپدیا کرون

اسی وجہ سے یہ لیکچر بھی مینے چھاپ دیا تھا جس کی افسوس ہے کہ صرف چند کا پیان دفتر مین رہ گئی ہیں اور مین اسکو دوبارہ چھپنے کی فکر مین ہون شیخ محمد یوسف صاحب کا لیکچر بھی چھاپدیا گیا تھا اور اسکی بھی چند ہی کاپیان رہ گئی ہین۔

ایڈیٹر الحکم کے لیکچر کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا لیکچر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی پر نہایت قابلیت اور عمدگی کیساتھہ ہوا ڈاکٹر صاحب نے سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت اختصار اور عمدگی سے جمع کیا تھا حاضرین پر اسکا عمدہ اثر پڑا۔

اسکے بعد خواجہ صاحب کے جنرل ریمارکس تھے جو میرے اور ڈاکٹر صاحب کے لیکچرون پر تھے اسکے ضمن مین انہوں نے اسلامی جنگون کے فلسفہ پر عجیب تنقید کی اور پھر اس مضمون پر کہ جب تمام صداقتیں دنیا مین موجود تھین تو قرآن کریم کی کیا ضرورت تھی عجیب اور نکتہ زا لیکچر دیا جو سورہ نحل کے رکوع ۶ پر تھا۔ اس کی تفسیر مین خواجہ صاحب نے عمدہ عمدہ نکات بیان فرمائے اور یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی صدارت مین شروع ہوا اور انہون نے افتتاحی تقریر مین گناہون سے بچنے کی تبلیغی راہ پر مختصری تقریر کی اور بالآخر خواجہ صاحب کا معجزات پر ایک بسیط لیکچر ہوا جسکو زمانہ حال کے فلسفہ اور سائنس کے قالب مین ڈاکٹر خواجہ صاحب نے پیش کیا اور لاریب وہ بہت مؤثر اور مفید تھا ضرورت ہے کہ ایسے لیکچر قبل ازوقت لکھے جائیں اور چھاپے جائیں اسطرح یہ جلسہ احباب اہالیان فیروزپور اور گورنمنٹ کے شکریہ پر ختم ہوا والحمد للہ علےٰ ذالک۔

چند ضروری باتیں

اس جلسہ سے ہمین کیا سبق حاصل ہوئے

انکا ذکر کرنا غالباً ضروری ہے اول ایسے جلسوں مین قرآن کریم کی خوبیون اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا اظہار زیادہ مفید اور موثر ثابت ہوتا ہے اور عوام سے اس بدظنی کو دور کرتا ہے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہے۔

دوم کوشش ہونی چاہیے کہ وہ لوگ جو غیر احمدی ہین لیکن تعلیم یافتہ اور سنجیدہ مزاج ہین انکو شمولیت کیلیے خصوصاً توجہ دلائی جاوے۔

سوم مضامین مین اسلام کی خوبیان ملحوظ خاطر رہین دوسرے مذہب کی تردید اور ابطال لوگوں کو حقایق کے سننے سے بھی محروم رکھتا ہے اور تردید کا طریق اگر ضمناً آجاوے تو نہایت مہذبانہ اور شستہ ہونا چاہیے ہاں مقابلہ اسلام کیوقت کبھی اظہار حق سے رکنا نہین چاہیے اور ایسی سپرٹ کام نہین کرنی چاہیے۔ جو بزدلی کا نتیجہ ہو۔

چہارم مباحثات کا پہلو چھوڑ دینا چاہیے اور نہ یہ مفید ثابت ہوا ہے۔

بہرحال یہ جلسہ پوری کامیابی سے ہوا اور نہایت ہی مؤثر ہوا۔ غیر احمدیون اور ہندوؤں تک نے ان مضامین اور تقریرون کو جو انہون نے سنیں پسند کیا اور فایدہ اٹھایا۔

بالآخر میں میر محمد حیات رئیس فاضلکا اور مستری کریم بخش صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون جن مین سے اول الذکر بزرگ نے دو اڑھائی سو آدمیون کو بہ تکلف دعوت دی اور جلسہ مین خصوصیت سے شریک رہے اور مستری کریم بخش صاحب نے اپنا مکان جلسہ کے لئے دیا۔ اور حاضرین کی تواضع بر خاص کرتے رہے اور تین دن تک اپنا کارخانہ بند رکھا جزاہ اللہ احسن الجزا

ایسا ہی منشی فرزند علی صاحب اور میرے پیارے دوست اور ہم جماعت مرزا ناصر علی صاحب وکیل بھی خصوصاً شکرگذاری کے قابل ہین کہ انہون نے باوجود غیر احمدی ہونے کے اور احمدیوں کے ساتھہ ملنے پر کفر کا فتوے لگ جانیکے ڈر کے کچھ بھی پروا نکر کے نہایت جانفشانی اور سچی ہمدردی سے ہماری جماعت کو ہر قسم کے انتظامی معاملات مین مدد دی جس سے انکی اسلامی

و ہمدردی کا اثر نمایاں ہے صاحبان موصوف نے ایک انجمن اشاعت تعلیم کے لیئے بھی بنائی ہے جو مسلمانان کے لیئے انشاء اللہ تعالےٰ مفید ثابت ہو گی اس انجمن کے ذریعہ نادار مسلمانوں کو وظایف دینے کا انتظام کیا ہے جو میری رائے میں اپنا مدعا ... قایم کرنیکی بجائے زیادہ مفید ہے

مختصر نوٹ

یونین اکیڈمی کی رپورٹ

سردار دیال سنگھ آنجہانی کے نام پر دہلی میں ہائی سکول جاری ہے اسکی سالانہ رپورٹ چار سالوں کی ابھی شایع ہوئی ہے جسکو لالہ رگھوناتھ سہائے بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول مذکور نے لکھا ہے رپورٹ مذکور کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سکول ہر پہلو سے ترقی کر رہا ہے اور جو چیز سکول کو دوسرے سکولوں سے ممتاز کر رہی ہے وہ اخلاقی تعلیم ہے مدرسوں میں اخلاقی تعلیم کے باقاعدہ دئے جانیکی سخت ضرورت ہے جو دوسرے مدرسے اگر اس امر میں اس ہائی سکول سے نمونہ حاصل کریں تو بہتر ہے ایک اور امر جو اس رپورٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اوستادوں کے فائدہ کے لیئے سکول مذکور کی کمیٹی نے ایک پروویڈنٹ فنڈ کھولنا منظور کیا ہے فی الواقعہ مدرسین کے پس ماندگان کی امداد کا یہ ایک قابل تقلید طریقہ ہے کم از کم قومی سکولوں میں اگر ایسے فنڈ کھولے جائیں تو بہت ہی بہتر ہو ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق ایک دفعہ ایک پروویڈنٹ فنڈ کے کھولے جانیکی تجویز ہوئی تھی مگر وہ تجویز کاغذات ہی میں رہی امید ہے کہ ہمکو اسپر غور کیجا سکے گی

یہ بھی میرا خیال ہے کہ ہمارے سکول کی ایک مختصر سی رپورٹ اسکے داخلے اور بورڈنگ ہوس کے قواعد وغیرہ چھوٹے سے پمفلٹ کی صورت میں چھپا کر مفت تقسیم کئے جائیں تو مفید ہو بہرحال دیال سنگھ ہائی سکول کے منیجر قابل مبارکباد ہیں کہ وہ تعلیمی پہلو میں اچھا کام کر رہے ہیں۔

معزز معاصر وکیل رقمطراز ہے کہ ہندوستان میں تبلیغ و ہدایت اہم و نازک صورت اختیار کرتی جاتی ہے چھ کروڑ مسلمانوں میں چھ لاکھ بھی ایسے نہیں جو اسلام کے صحیح مفہوم سے واقف ہوں جو خاندانی مسلمان ہیں وہ اسلام کو ایک طرح کی قومیت سمجھتے ہیں نو مسلم اور غیر تعلیم یافتہ فرقے میں قومیت کی روح بھی نہیں اور اسی لیئے ارتداد اپنا روز بروز قبضہ کرتا جاتا ہے مسلمانوں نے حمایت و اشاعت اسلام کی انجمنیں بھی جابجا قایم کر رکھی ہیں جن میں بعض تو صرف چندہ وصول کرنے کے لئے ہیں اور بعض کچھ کرنا چاہتی ہیں مگر انہیں یہ نہیں معلوم کہ کام کرنیکا ڈھنگ کیا ہے اشاعت اسلام کے معنی یہ سمجھ لئے گئے ہیں کہ مخالفین سے مناظرہ کیا جائے اور جہانتک ہو سکے "دو گونہ حزن یاس شاطر حریف" کا نقشہ دکھا دیا جائے یہ لوگ جانتے نہیں کہ مناظرہ کی جو روش آجکل رائج ہے اسکا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا مناظرین ہمیشہ اس بات کی ضد اور پاسداری پر آ جاتے ہیں اور سارے جھگڑے کا مدار اس پر ہوتا ہے کہ کسی طرح ہم انکا مخالف مغلوب ہو جائے لیکن باینہمہ باز نہیں آتے اور اس فریب آمیز جنگ کا نام تبلیغ مذہب و ہدایت اسلام رکھتے ہیں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اسلام کی خوبیوں سے عوام کو واقف کیا جاتا مگر ہوتا یہ ہے کہ حلقہ مناظرہ میں واعظین کے طرز عمل سے عوام کو جنگ و جدال کی تعلیم دیجاتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ افسون کارگر نہیں ہوتا ہمکو اطلاع ملی ہے کہ حاجی پور ضلع ہوشیارپور میں مسلمان باشندوں کی ایک معقول تعداد آریہ ہو گئی ہے اور اطراف کے ناواقف مسلمانوں کو بھی آریہ بنانیکی کوشش کیجا رہی ہے ممکن ہو ہماری انجمنیں آریوں سے لڑنے کے لیئے چند واعظ وہاں بھی بھیجیں لیکن یہ ناممکن ہے کہ بغیر لڑے بھڑے صرف اپنے مذہب کی تلقین کریں جب اسلام کی حقیقی تعلیمات میں خود ایسی کشش ہے کہ انسان انکے ماننے کے لئے طبعاً مجبور ہو جاتا ہے تو صرف انہی کی تلقین کیوں نہ کریں غیر مذاہب سے لڑائی مول لینے کی کیا ضرورت ہے مناظرہ کا ہی نتیجہ ہے کہ جس طرح دہلی میں آریوں اور عیسائیوں میں لٹھ چلادی ناگوار صورتیں نہ جانے کتنی ہی پیش آئے مذہب کی اشاعت کرنی ہے تو اپنا مذہب کا دلکش نمونہ بنا کر پیش کرنا چاہیئے کہ لوگ خود بخود اسکی جانب کھینچیں

دلائل قوی باید و معنوی
نہ رگہائے گردن بہ حجت قوی

کوہستان کانگڑہ کے علاقوں میں مسلمانوں کی مذہبی حالت نا گفتہ بہ ہے جاہل بھی ہیں مفلس بھی ہیں اور ہندوؤں کے زیردست بھی مسلمانوں سے تعلق نہ ہونے اور ہندوؤں سے مغلوب رہنے کا یہ اثر ہے کہ وہ اپنے آپکو نہایت ذلیل اور کمینہ ذات کے خیال کرتے ہیں اور اپنی عافیت اسی میں سمجھتے ہیں کہ ہندوؤں کے دست نگر رہیں اور ارتداد کی دعوت سنتے رہیں اور انکو تامل نہیں ہوتا جدھر شدھی کی صدا بلند ہوتی ہے اودھر لبیک کہتے ہیں۔ گنوارلو میں صرف بچہ کا گوشت اب مذہب کی نشانی رہ گئی ہے لیکن وہاں یہ بھی نہیں ہمکو اطلاع ملی ہے کہ ایک صاحب دورہ کرتے ہوئے ایک گاؤں میں پہنچے جہاں مسلمان ہی تھے مگر ہندوؤں کا عنصر زیادہ تھا دیہاتیوں نے کھانے کے لئے اصرار کیا جس میں گوشت بھی تھا۔ انکو تعجب تھا کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں گوشت کیونکر میسر آتا ہے لیکن یہ عقدہ اس طرح حل ہوا کہ ایک سردار صاحب کے ہاں ایک بکرا جھٹکے سے مارا گیا تھا اور اسی کا یہ گوشت بھی خدا میں نوازش ہوا تھا اس قسم کے لوگ جب تک اسلامی تعلیم سے آگاہ نہ کئے جائیں مناظرہ کی ہیبت اور مولویوں کی تسبیح و دستار انپر کیا اثر ڈالے گی۔

مرکز کا سوال اسقدر اہم ہے کہ ہمارے تمام کام بغیر اسکے ابتر ہو رہے ہیں مدارس ہیں یتیم خانے انجمنیں سب کھلی ہیں لیکن مرکزی تعلق نہ ہونیکی وجہ سے کسی کا انتظام قابل اطمینان نہیں اشاعت اسلام کے بہانے انجمنوں کا قایم کرنا ایکطرح کی وبا ہے دہلی میں دو انجمنیں ہیں لاہور، علیگڑھ، دہلی، ہوشیارپور، وغیرہ غرض کہ بیسیوں جگہ انجمنیں قایم ہیں لیکن اے کاش یہ کسی مرکزی تعلق سے وابستہ ہوتیں اور کچھ لوگ ان کے نیک و بد کے ذمہ دار ہوتے انجمن حمایت اسلام لاہور

سے کا رسالے خود دہلی میں اسی نام کی ایک انجمن رپورٹ
میں بھی ہے جس کے ماتحت ایک سکول اور ایک مسجد بیان
کیجاتی ہے اسکول تو دراصل ایک مکتب ہے جسے بابو نجل غالثی
مرحوم نے اپنے دروازے پر قائم کیا تھا۔ اور مسجد کی نسبت
ہمارے نامہ نگار صاحب اپنا چشمدید واقعہ بیان کرتے
ہیں کہ اس کے فرش پر چارپائیاں بچھی رہتی ہیں حقہ
پیا جاتا ہے اور بغرض تفریح وہیں نشست بھی
ہوتی ہے۔ اور استراحت بھی کرتے ہیں انجمن ہدایت
الاسلام دہلی کا یہی فرض نہیں ہے کہ چند مولویوں کے
وعظ و ہدایت تک اسکی ڈیوٹی محدود ہے اسکو یہ کام
بھی اپنے ذمہ لینا چاہیئے کہ جھوٹی جھوٹی انجمنیں جو
مذہب کے نام سے چندہ وصول کرتی ہیں سب اس کے
دایرہ اثر میں آجائیں اسلام کی تبلیغ و ہدایت کا
ایک باقاعدہ مخصوص مرکز ہو اور اسکی شاخیں حسب
ضرورت اکثر مقامات میں وسیع ہوں واعتصموا
بحبل اللہ جمیعاً و اتقوا اللہ ولا تموتن الا وانتم
مسلمون ؎

رہبانیت
اور
اسلام

دنیا کے تمام مذاہب میں اگرچہ عقاید و احکام
کے لحاظ سے سخت اختلاف ہے تاہم رہبانیت
ایک ایسی عام اور مشترک چیز ہے کہ اسلام کے سوا
دنیا کا کوئی مذہب اس سے مستثنی ہونیکا دعوی نہیں
کرسکتا ہندوؤں میں جوگی اور سنیاسی یہود میں
رہبان نصاری میں قسیس وغیرہ کا فرقہ اسی اشتراک
کی بنا پر پیدا ہوا۔ آج اگرچہ تمدن بہت کچھ ترقی کر
گیا ہے تاہم اب بھی یہ حالت ہے کہ خود یورپ میں
جو موجودہ ترقی و تہذیب کا سرچشمہ ہے لاکھوں [illegible]
اور [illegible] موجود ہیں اور اس گروہ کو روز بروز
ترقی ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ یہ خیال اس وسعت
کیساتھ پھیلا اور پھیلتا جاتا ہے کہ اسلام نے اگرچہ
رہبانیت کو بالکل مٹا دیا تاہم خود مسلمانوں کے
نزدیک بھی علما کے فرقہ میں وہی شخص مرجع عام اور
مذہبی پیشوا خیال کیا جاتا ہے جو بالکل متقشفانہ زندگی
بسر کرے لیکن تعجب ہے کہ ایک ایسی بدیہی غلطی تمام دنیا
میں تمام مذاہب میں تمام قوموں میں ایک مدت تک قائم
رہی اور آج بھی زمانہ اسکو نہ مٹا سکا۔ تعجب بر تعجب
یہ ہے کہ رہبانیت کا خیال درحقیقت فلسفہ اخلاق کی
ایک اصولی غلطی سے پیدا ہوا لیکن خود حکماء یونان
بھی جو فلسفہ اخلاق کے موجد تھے اس عالمگیر غلطی
سے بچ سکے چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ ارسطو کے
سوا قریب قریب تمام حکماء یونان راہبانہ زندگی بسر
کرتے تھے اس بنا پر اس مضمون میں ہم اس غلطی کو
ظاہر کرکے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام نے کس اصول
کی بنا پر رہبانیت کو مٹایا۔

حقیقت یہ ہے کہ اخلاق ایک کیفیت ہے جو نفس
انسانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے فلسفہ اخلاق کی اصطلاح
میں اسی کیفیت کو ملکہ راسخہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا
ہے لیکن کسی شخص کے خوش اخلاق ہونے کیلیے
صرف اس کیفیت کا وجود کافی نہیں بلکہ علانیہ
اسکے اظہار کی بھی ضرورت ہے اسکی محسوس اور
بدیہی مثال یہ ہے کہ عطر کو عطر اس بنا پر کہا جاتا
ہے کہ اس میں ایک خاص کیفیت موجود ہے جو
تمام بزم کو معطر کر دیتی ہے لیکن اسکی خوشبو پھیلنے
کے لیے صرف یہی کافی نہیں کہ اس میں وہ کیفیت
موجود ہے بلکہ اس کے ساتھ اس امر کی بھی ضرورت
ہے کہ اسکو بار بار ملا جائے چنانچہ اسی بنا پر کہا گیا
ہے ؎ هو المسک ما کررته یتضوع ؎ اس بنا پر
خوش اخلاق وہی شخص کہا جا سکتا ہے جس میں تمام
اخلاقی محاسن [illegible] ساتھ عام [illegible]
[illegible]

اس صحیح اصول کی بنا پر اب سوال یہ ہے کہ جو
لوگ تمام عزیز و اقارب اہل و عیال سے الگ ہو
کر پہاڑوں میں جنگلوں میں غاروں میں زندگی بسر
کرتے ہیں انمیں یہ اخلاقی کیفیت موجود ہے؟ فرض
کرو کہ ایک شخص پہاڑ پر پیدا ہوا۔ اسکے پیدا ہونیکے
ساتھ اسکے باپ ماں مرگئے۔ یہ اپنے باپ کا اکلوتا لڑکا
تھا۔ اسکے بھائی بہن بھی موجود نہیں پہاڑ پر اسکے
باپ ماں کے سوا کوئی خاندان یا قبیلہ آباد نہ تھا اسلیئے
ایسے شخص کے دل میں محبت، حمیت، غیرت، رحم
غرض تمام اخلاقی محاسن کیونکر پیدا ہوسکتے ہیں؟ اور اگر
ان تمام چیزوں کو فطری تسلیم کیا جاوے تو انکے اظہار کی
کیا صورت ہے وہ محبت کرنا چاہتا ہے لیکن کس
سے کرے؟ وہ غیرتمند بننا چاہتا ہے لیکن کس پر غیرت
کرے؟ وہ صلہ رحم کرنا چاہتا ہے لیکن اقارب کہاں
غرض ان تمام چیزوں کے اظہار کا کوئی ذریعہ اسکے
پاس موجود نہیں اسلیئے اصول متذکرہ بالا کی بنا پر
اس شخص کو خوش اخلاق قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ
مذہب کا جزو اعظم اخلاق ہے اور ان میں یہ جوہر
موجود نہیں اور اگر ہے تو اسکا اظہار نہیں ہو سکتا
اس صحیح اصول سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا
لیکن آج تک تمام دنیا اس اصول کے متعلق اسی
غلط فہمی میں مبتلا رہی جس میں مادیین یورپ کے اجلاف
مبتلا ہیں مثلاً مادیین کا صرف اسقدر دعوے تھا کہ
مادہ سوا ہمکو کسی چیز کا علم نہیں ہوا اسلیئے اس سے
خدا کے وجود کا انکار نہیں لازم آتا کیونکہ اگر خدا کے
علم کا وجود نہیں ہے تو اس سے خدا کے عدم کا علم
کیونکر ہو سکتا ہے۔ لان عدم العلم لا یستلزم علم
العدم لیکن باوجود اسکے آج مادیین کا ایک فرقہ
خدا کے وجود سے انکار کرتا ہے بعینہ یہی شبہہ اخلاق
کے متعلق بھی پیدا ہوا۔ مثلاً بخل و سخاوت و شجاعت
اوصاف ہیں اسلیئے جبتک اس شخص کو کہہ سکتے
ہیں جو بخیل ہو لیکن بخیل [illegible]
سکتا ہے جب وہ اپنی [illegible]
کرسے لیکن ایک راہب دنیا سے بالکل الگ ہے۔

اسلئے حقیقی عدالت کسی کام میں صرف حسن کرنا ہے اسکو کوئی نہیں کہہ سکتے اسی طرح سخاوت بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ جو شخص اسوقت کہہ سکتے ہیں جب [illegible] حاصل ہوا [illegible] اس [illegible] برصرف نہ کرے اس مثال سے ثابت ہوا کہ عفت اور اسکے علاوہ جتنی بداخلاقیاں ہیں انکے عدم سے یہ لازم نہیں آتا کہ انکے مقابل سخاوت وغیرہ کا وجود بھی ثابت ہو جاوے لیکن عموماً لوگوں پر عدم اور وجود کے احکام مشتبہ ہو جاتے ہیں اسلئے جب انکو نظر آتا ہے کہ رہبانون مین فواحش و منکرات موجود نہین ہین تو وہ انکو تمام فضایل و محاسن کا مجموعہ قرار دے لیتے ہیں حالانکہ اس سے صرف یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ اگر انمین عیب نہین تو ہنر بھی نہین یہی وہ غلطی ہے جسکی بنا پر دنیا مین رہبانیت کا خیال عام طور پر پھیلا چنانچہ علامہ ابن مسکویہ کتاب الطہارۃ مین لکھتا ہے۔

حکمار کا قول ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے یعنے وہ ایک ایسے شہر کا محتاج ہے جس مین بہت سے لوگ موجود ہون تاکہ اسکی سعادت انسانی کامل ہو جاوے اسلئے ہر انسان طبعاً دوسرے کی طرف محتاج ہے اس بنا پر وہ لوگوں کی دوستی انکی نفرین صحبت اور انکی سچی محبت کرنے پر مجبور ہے کیونکہ وہ لوگ اسکی ذات کو کامل کرتے ہیں انکی انسانیت کو پورا کرتے ہیں اور وہ بھی انکے لئے ایسا ہی کرتا ہے پس جب یہ طبعی بات ٹھہری تو ایک عاقل انسان کیونکہ تنہائی گوشہ نشینی کو اختیار کر سکتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو قوم فضیلت کا انحصار صرف زہد و قطع تعلق تنہائی مین سمجھتی ہے اس طور پر کہ پہاڑون کی غارون مین بیٹھ جائے یا [illegible] صومعہ کی بنا ڈالے یا شہرون کی سیاحت مین مصروف رہے انکو کوئی فضیلت نہین حاصل ہوتی بلکہ خود وہ انسانیت بھی نہین حاصل ہوتی جسکو ہمنے بیان کیا اور یہ اسلئے کہ جو شخص لوگون سے قطع تعلق کر لیتا ہے اور انکے ساتھ نہین رہتا۔ اسکے [illegible] عدالت کی کوئی چیز نہین ظاہر ہوتی بلکہ انکے

خوبی اور ملکات فطری بیکار ہو جاتے ہین اور انکا سن خیر و شر کسی کی طرف نہین ہوتا اسلئے جب وہ باطل ہو گئے اور انکے افعال خاصہ کا ظہور نہین ہوا تو وہ لوگ بمنزلہ جمادات یا مردون کے ہین کیونکہ وہ لوگ خیال کرتے ہین اور عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ پاکدامن ہین حالانکہ وہ پاکدامن نہین اور یہ کہ وہ عادل ہین حالانکہ وہ عادل نہین یہی تمام فضایل کا حال ہے یعنے جب انکی ذات سے برائیان نہین پیدا ہوتیں تو لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ فاضل ہین حالانکہ فضایل عدمی چیز نہین بلکہ وہ افعال و اعمال ہین جنکا ظہور تمام معاملات اور عام اجتماعی حالتون مین سب کے سامنے ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ)

معذرت اور اطلاع

بخار کی عام شکایت ہے جسکی وجہ سے کام کرنیوالے افسردہ ہین۔ رہنا سخت مشکل ہو رہا ہے اسلئے اخبار پوری حجم پر نہین نکل سکا مین ایک دینی ضرورت کے لئے قادیان سے باہر جاتا ہون اور سردست مجھے معلوم نہین کہ مین کب لوٹون اگرچہ ان ایام مین اخبار کا کام سخت ذمہ داری کا کام ہے تاہم مینے انتظام کر دیا ہے کہ میری غیر حاضری میں وہ ضرور نکلتا رہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ؁

خریداران و سرپرستان الحکم کو میری غیر حاضری مین الحکم کی مالی مشکلات کے سوال کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ اور اسکی اعانت کو اپنا ضروری فرض سمجھیں منی آرڈرون پر میرے بڑے لڑکے محمود احمد کے دستخط ہوا کرینگے اور ضروری خطوط کا جواب میرے محترم بھائی منشی اکبر شاہ خان نجیب آبادی دیا کرینگے بہرحال اس غیر حاضری مین جو شخص دینی خدمت کیلئے [illegible] رہے کہ [illegible] خاص طور پر چشم پوشی [illegible] اور [illegible] فضل سے مجھے توفیق [illegible] یہ اپنی اس چند روزہ غیر حاضری [illegible]

سے سکونگا (انشاء اللہ تعالیٰ) میری غیر حاضری [illegible] پر شایع ہوگا جن احباب کے پاس [illegible] وی پی بھیجے [illegible] نہین وصول فرما کر [illegible] کی مالی مدد فرماتے [illegible] کے بعد مین اپنے ناظرین سے کچھ دنون کیلئے رخصت ہوتا ہون وہ میرے لیئے دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رضا کی راہون پر چلائے اور ہمارا [illegible] اور مرزا ہماری آنکھ کی اطاعت میں ہو [illegible] اور اسکے ساتھ ہی ہمارا حشر ہو۔ آمین میں الحکم اور اسکے متعلقہ کارخانہ کو سردست اسکے سرپرستوں کے حوالہ کرکے خدا کے سپرد کرتا ہوں (یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان)

بد ریداس نایب تحصیلدار قادیان

عرصہ گزرتا ہے کہ مجھے لالہ بد ریداس نایب تحصیلدار بندوبست قادیان کے اس قصبہ نامرضیہ کی خبر لکھنے کا اتفاق ہوا تھا جو موضع ٹیل کلاں مین واقع ہوا تھا اور جسکا انجام باہمی صلح صفائی سے ہو گیا۔ لالہ بد ریداس کی بعض نامناسب کارروائیوں پر مجھے نوٹس لینے کے لیئے مجبور ہونا پڑتا ہے اور اب مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ اس معاملہ کو محکمہ بندوبست کے اعلیٰ افسرون کے سامنے رکھون؛

اس سے پیشتر کہ مین ان معاملات کو جو میرے نزدیک قابل بحث ہین پبلک مین لاتا مینے مناسب سمجھا کہ جناب لالہ برج لعل صاحب تحصیلدار بندوبست کو جو میری رائے مین (جو مختصر سی ملاقات پر قایم کر سکا) ایک شریف مزاج اور با اخلاق [illegible] چنانچہ مینے صاحب موصوف کو ایک خط لکھا [illegible] لالہ برج لعل صاحب نے توجہ فرمائی [illegible]

زنا چاہا اسکے متعلق صاحب مہتمم بندوبست کو ٹیلیگرام
دیا گیا۔ اور نائب مہتمم بندوبست کی خدمت میں استغاثہ
دائر کرنے کے لئے اجازت کی درخواست بھیجی گئی۔
یہ واقعات کہاں تک صحیح ہیں جو ڈسٹرکٹ تحقیقات
میں طے ہو جائیں گے اور ابھی کسی قسم کی رائے زنی
اسوقت تک میں معذور رکھتا ہوں اس واقعہ کے
بعد لالہ برج لال صاحب قادیان تشریف لائے
اور انہوں نے پٹواریوں سے فرداً فرداً دریافت
کیا اسموقعہ پر مالکان قادیان نے بھی نائب تحصیلدار
کے عام رویہ کے متعلق شکایت کی اور مجھے معلوم ہوا
ہے کہ علاوہ میں اور بھی شکایات انکے متعلق ہیں تحصیلدار
صاحب کیا رپورٹ کرینگے یہ مجھے معلوم نہیں اور نہ
معلوم ہو سکتا ہے مگر سر دست یہ سنا ہے کہ قادیان
سے حلقہ بٹالہ بنایا گیا ہے اور چودھری فیروز خان
گرداور کو شکر گڈھ تبدیل کیا گیا ہے یہ اس کاروائی
کا نتیجہ ہے۔ یا اس سے پہلے یہ تجویز ہو چکی تھی میں
ابھی اسکے متعلق کچھ نہیں کہتا لیکن اگر مجھے ضرورت
پڑی تو اس سلسلہ میں واقعات کا ایسے طور پر ظہور
ہوگا جو افسران بندوبست کی آنکھیں کھل جائیں گی
میری رائے میں اس معاملہ کو زیادہ بڑھانیکا موقع
نہیں دینا چاہئے اور اسکو صرف نائب تحصیلدار
مذکورہ کی تبدیلی سے دبا دینا چاہیئے ورنہ اگر یہ معاملہ بڑھا
تو مجھے اندیشہ ہے کہ ذمہ وار افسروں کو سخت نوٹس
لینا ہوگا۔ لالہ صاحب اس سے پہلے جہاں جہاں
رہ آئے ہیں وہاں کے حالات قادیان کے حالات
پر مزید روشنی ڈالیں گے میں سر دست منتظر ہوں
کہ افسران بندوبست اس معاملہ پر کیا نوٹس لیتے ہیں

قادیان ریلوے

قادیان تک ریلوے بنانیکی تجویز آخر منظور
ہوگئی ہے اور اس کے لئے حصہ جمع کرنیکا
کام عنقریب شروع ہو جائے گا جیسا کہ میں نے
پہلے لکھا تھا۔ سو سو روپیہ کا حصہ ہوگا یہ کام
انشاء اللہ ہر طرح سے سودمند ہے۔ اس ریل
کے اجرا سے قادیان کی رونق جس قدر بڑھ
سکتی ہے وہ ظاہر امر ہے اسکے علاوہ ہمارے
دوستوں کو قادیان کی آمد و رفت میں بڑی سہولت
ہوگی عام طور پر لوگوں کو اس مقصد کے لئے
حصے خریدنے کی ترغیب دینا ہماری جماعت کا
کام ہونا چاہئے میں نے لکھا تھا کہ اگر ایک لاکھ
روپیہ کے سرمایہ سے حصے انجمن احمدیہ قادیان
کے لئے خریدے جاویں تو کم از کم سلسلہ کی مختلف
شاخوں میں سے ایک شاخ کے اخراجات ہی کا
انتظام ہو جاوے جو لوگ سالانہ چار یا پانچ روپیہ
چندہ دیتے ہیں۔ اگر وہ ایک ایک حصہ خرید لیں تو
اس طرح پر قومی سرمایہ میں کمی نہ ہو۔ میں نے مستقل سرمایہ
کی ضروریات پر ایک مرتبہ لکھتے ہوئے یہ کہا تھا کہ
اگر مستقل سرمایہ جمع کرکے تجارت پر نہ لگایا جاوے
تو آئے دن کے چندے قومی سرمایہ کو دن بدن
کم کردینگے۔ یہ روپیہ جو قادیان کی ریلوے
پر لگایا جاویگا یقیناً باقساط لیا جاوے گا اور
میں کوشش کرونگا کہ قائم ہونیوالے بورڈ کو
تحریک کروں کہ وہ حتی الوسع آسان شرائط
داخلہ روپیہ کے لئے رکھے جس سے آدمی بآسانی
سے روپیہ جمع کر سکے اسلئے میں ہر احمدی کو
توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کوشش کرے کہ کم از کم
ایک ہی حصہ خریدے اگر ہزار حصوں کا احمدی جماعت
میں خرید جانا کچھ بھی بات نہیں میں جانتا ہوں

بعض ایسے لوگ ہیں جو اکیلے کئی کئی ہزار کے
حصے خرید سکتے ہیں آیندہ اس کے متعلق
ضروری اعلامین الحکم میں شایع ہوتی رہیں گی
قادیان میں ریلوے ہمارے صاحب ضلع میجر
سی۔ ایم کنگ صاحب کے زمانہ کی یادگار ہوگی اور
ایسا ہی یہ ملک قادر بخش صاحب تحصیلدار بٹالہ کے
عہد کی یادگار بھی جاویگی جو رفاہ عام کے کاموں
میں زیادہ دلچسپی سے حصہ لے رہے ہیں۔

ایک اور مفید کام

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور نے ایک
اور نہایت مفید کام کی بنیاد رکھی ہے اور میں
دل سے چاہتا ہوں کہ اس میں کامیابی ہو
بیچارے آئے دن کے سخت حملوں کی وجہ
سے حفظ ما تقدم کے طور پر صاحب موصوف
نے ایک کمیٹی بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ جو چار
مہینے اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر میں کونین
تقسیم کرنے اور کھلانے کا انتظام کرے اس
سوسائٹی میں وہ لوگ داخل ہونگے جو یہ عہد کریں
کہ ہفتہ وار وہ اگر ین کونین برابر چار مہینے تک کھلاتے
رہیں گے اور انہیں ورنہ ماہوار کونین کی قیمت کے
سے دینا پڑیگا۔

جہانتک رعایت اسباب کا تعلق ہے یہ تجویز بہت
مفید اور سہل ہے۔ میں نے اس تجویز کے متعلق ایک سکیم صاحب
موصوف کو بھیجی ہے جس پر عمل کرنے سے بہترین نتائج
کی خدا کے فضل سے توقع ہو سکتی ہے بہر حال یہ تجویز
بہت مفید ہے اور دوسرے ضلعوں میں بھی اس پر عملدرآمد
ہو تو اچھا ہوگا میجر کنگ کے اس قسم کے خیالات رعایا
کے لئے مبارک اور نتیجہ خیز ہیں خدا کرے
کہ دوسرے حکام بھی رعایا کیساتھ اسی قسم کی
ہمدردی اور بے تکلفی کے تعلقات بڑھانے کی کوشش
کریں۔

انوار احمدیہ مشین پریس میں باہتمام یعقوب علی ایڈیٹر و مالک چھپکر شایع ہوا ۔